آپ پوچھیں ہم جواب دیں

(ادارہ)

س۔ جاء نماز (مصلیٰ) وغیرہ پر خانہ کعبۂ یا مدینہ منورہ کی تصویر بنانا کیسا ہے؟ اور اس پر پیر رکھنا، لیٹنا وغیرہ درست ہے یا نہیں؟

(حفیظ اللہ صدیقی لکھنؤ)

ج۔ غیر جاندار کی تصویر بنانا جائز ہے۔ خانۂ کعبہ اور روضۂ اقدس چونکہ شرعاً قابلِ احترام ہیں اس لئے ان کی شبیہ (تصویر) کا بھی احترام کرنا چاہیئے۔ جو عمل احترام کے منافی ہو اس کی اجازت نہ ہوگی۔ اس لئے تصویرِ کعبہ پر جان بوجھ کر پیر رکھنا یا کوئی ایسا عمل اس کے ساتھ کرنا جو عرفاً احترام کے منافی سمجھا جاتا ہو درست نہیں۔

زبیدہ خاتون ــــــ بنگلور

س۔ ماں اپنے بچہ کو کس عمر تک دودھ پلا سکتی ہے۔؟

ج۔ احناف کے نزدیک زیادہ سے زیادہ دودھ پلانے کی مدّت دو برس ہے، دو سال کے بعد دودھ پلانا حرام ہے بالکل درست نہیں۔

س۔ اگر کوئی ماں اپنے بچہ کو ایک سال تک دودھ پلائے تو کوئی گناہ تو نہ ہوگا۔؟

ج۔ اگر بچہ کچھ کھانے پینے لگا اور اس وجہ سے دو برس سے پہلے ہی دودھ چھڑا دیا تو کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح مالدار والدین انّا کا انتظام کر دیں یا کسی وجہ سے کوئی اور انتظام کر دیں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔

محمد ثانی حسنی ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر نے تنویر برقی پریس میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ رضوان گوئن روڈ لکھنؤ سے شائع کیا۔

قادیانیت

از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

جس کا نام سن کر ہی قادیانی گھبرانے لگتے ہیں۔ یہ کتاب ملک کے باہر اور افریقہ کے بعض حصوں میں اس فتنے کے لیے ایک سنگ گراں بلکہ پیامِ اجل ثابت ہوتی ہے۔ تاریخی ثقاہت، استدلال کی قوت، اسلوب کی متانت اور قلم کی شگفتگی، کتاب کے سارے مباحث میں یکساں طور پر ملتی ہے اور پوری کتاب میں معاندانہ طرزِ کلام کے بجائے خالص علمی اور تحقیقی طرز اختیار کیا گیا ہے تاکہ قبولِ حق میں کوئی رکاوٹ نہ ہو سکے۔

قیمت: ــــــــــ 6/-

انگریزی ایڈیشن

عربی

اردو

مکتبۂ دار العلوم ندوۃ العلماء پوسٹ بکس ۹۳ لکھنؤ

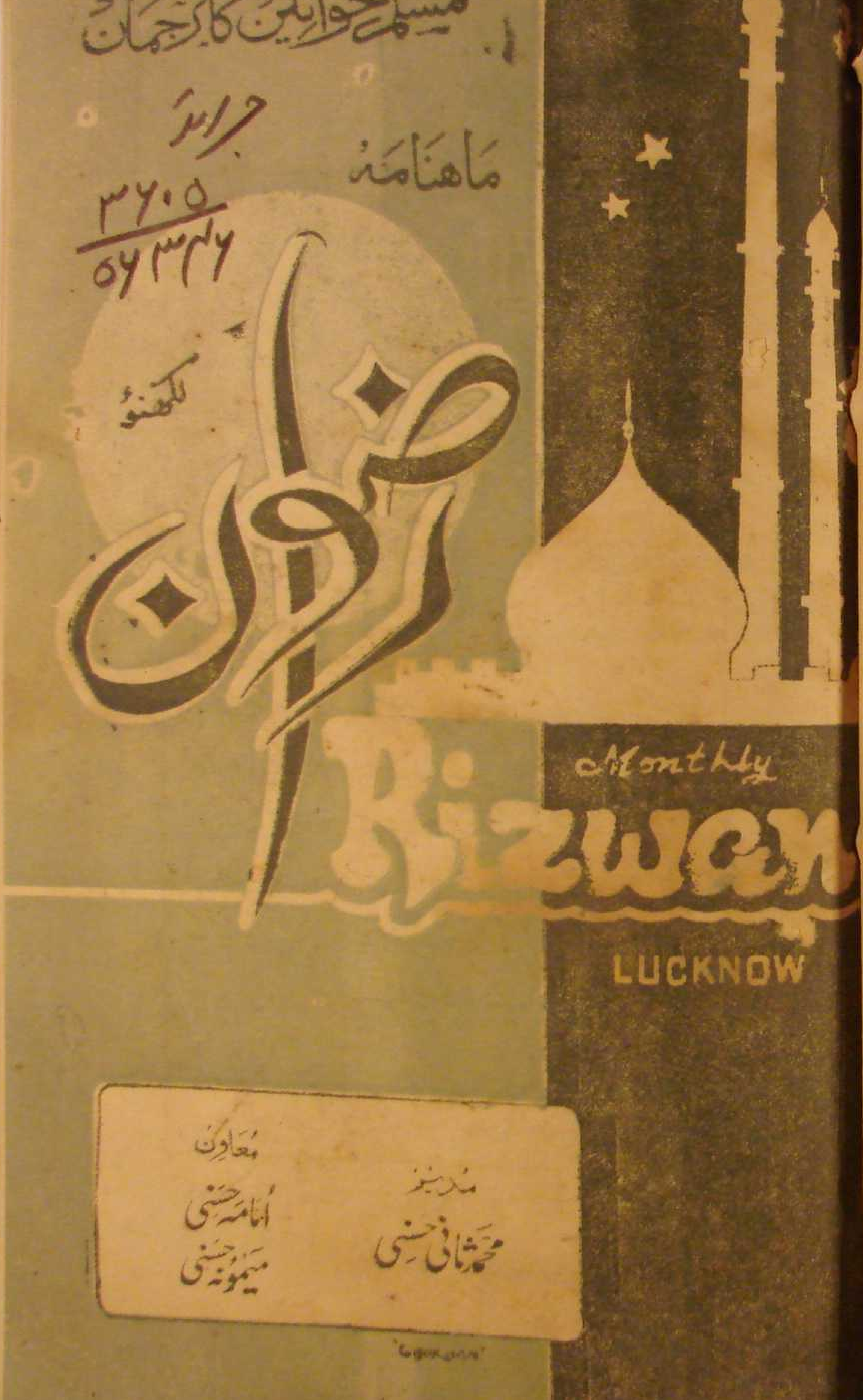

R. No. 2416/57

L/W N.P. 58

Monthly RIZWAN LUCKNOW India

ماہنامہ رضوان

زاد سفر

یعنی

احادیث صحیحہ کا مجموعہ

امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب

ریاض الصالحین کا عام فہم ترجمہ

ضروری حواشی و تشریحی عنوانات کے ساتھ

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزل آخرت کا

بہترین زاد سفر

Price 13-50

MAKTABA-E-ISLAM

Gwynne Road Lucknow

only cover printed Sarkar Press Aminabad Lucknow

FEBRUARY 1977

تذکرہ

حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

ازمولانا سید ابوالحسن علی ندوی

یہ کتاب چودھویں صدی ہجری کے مشہور مقبول بزرگ اور عالم اویس زمانہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۰۸ھ ۔ ۱۳۱۳ھ) کے سوانح حیات، حالات و کمالات اور ارشادات و ملفوظات پر مشتمل ہے۔

کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ حضرت مولانا کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہے اور درد و محبت کی وہ آنچ اس کو بھی محسوس ہو رہی ہے جو مولانا کی سب سے بڑی خصوصیت تھی۔

وہ حضرات جو درد و محبت کے جویا اور اہل یقین کے طالب ہیں، ان کے لیے یہ کتاب بیش قیمت تحفہ ہے۔

قیمت —— 4,-

مکتبۂ دارالعلوم ندوۃ العلماء پوسٹ بکس لکھنؤ

بیادگار امۃ اللہ تسنیم صاحبہ

مسلم خواتین کا دینی ترجمان

ماہنامہ رضوان لکھنؤ

جلد ۲۱ | مارچ ۱۹۷۷ء | نمبر ۳

مدیر
محمد ثانی حسنی

امامہ حسنی
میمونہ حسنی

فی پرچہ
ایک روپے
سالانہ چندہ ہندستان سے
دس روپے
ممالک غیر سے
ایک پاؤنڈ

☐ اس خانہ میں اگر سرخ نشان ہے تو آپ کا چندہ خریداری ختم ہو چکا ہے آئندہ پرچہ جاری رکھنے کے لئے اپنا چندہ مبلغ دس روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ ۲۰ تاریخ تک چندہ یا خط نہ ملنے پر اگلا شمارہ وی پی سے روانہ ہوگا جس کا خرچ ۱٫۳۰ روپیہ آپ کو برداشت کرنا پڑے گا۔ منیجر ماہنامہ رضوان گوئن روڈ لکھنؤ

کیا اور کہاں

اپنی بہنوں سے	محمد حمزہ حسنی ندوی	۳
قرآن آپ سے مخاطب ہے	محمد الحسنی	۵
ارشادات رسولؐ	امۃ اللہ تسنیم	۷
مناجات	خیالی	۹
سید احمد شہید اور انکا طریقۂ اصلاح	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۱۱
نعت	طفیل احمد مدنی	۱۷
مطالعہ کی میز سے	قاضی اطہر مبارکپوری	۱۸
غزل	ہارون الرشید الندوی	۲۵
ماہ میلاد النبیؐ	ہارون رشید صدیقی	۲۶
شعبہ خواتین کا افتتاحی جلسہ	محمد تقی فاروقی	۲۸
آپ پوچھیں ہم جواب دیں	ادارہ	۳۱

اداریہ

اپنی بہنوں سے

محمد حمزہ حسنی ندوی

اسلام کو دین فطرت کہا گیا ہے، وہ یونہی سرسری طور پر نہیں کہہ دیا گیا، اگر ہم اس پہلو پر غور کریں تو یہ بات اچھی طرح ثابت ہوجاتی ہے کہ اسلام نے کسی ایسی بات کی تعلیم نہیں دی جو عام انسانی زندگی کو دستور بنادے یا معاشرہ کے کسی حصہ کو عضو معطل کا درجہ دیدے۔

بعض تجدید پسند اور مغربی تہذیب و تمدن سے متاثر اور مرعوب لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو پردہ میں مقید کرکے معاشرہ اور قوم کا بڑا نقصان کیا۔ انسانی برادری کا نصف حصہ عضو معطل ہوکر رہ گیا۔ اس کی وجہ سے عورتیں کسی کام میں حصہ نہیں لے سکتیں۔

اسلام پر یہ الزام بالکل غلط اور سراسر بہتان ہے۔ یہ الزام وہی لگا سکتا ہے۔ جس کے ذہن و دماغ مغربی تہذیب و تمدن سے اتنے مفلوج ہوچکے ہوں کہ اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی ہو۔ اگر ہمارے یہ بھائی اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوتے تو یہ الزام نہ رکھتے اور نہ وہ احساس کمتری کے شکار ہوتے۔

عہد نبوت اور عہد صحابہ و تابعین میں عورتیں جہاد میں شریک

نظر آتی ہیں۔ زخمیوں کا علاج انہی کے ذمہ ہوتا تھا۔ شفا خانوں میں عورتوں کا علاج عورتیں ہی کرتی تھیں۔ اہل علم طبقہ پر نظر ڈالئے تو اس اہل علم خواتین کے اسمائے گرامی بڑی تعداد میں ملیں گے، جن سے بڑے بلند پایہ محدثین اور علماء تحصیل علم کرتے تھے۔ یہ سب اس پردہ کے ساتھ تھا جو اسلام نے شرعی طور پر ان پر فرض کیا تھا۔ نہ پردہ جہاد میں رکاوٹ تھا نہ تحصیل علم میں نہ علم کی اشاعت میں نہ اسپتالوں کے انتظام و انصرام میں۔

کاش ہمارے یہ تجدد پسند مغرب زدہ بھائی اسلامی شرعی پردہ کو اٹھانے کے بجائے ذہن و دماغ پر پڑے ہوئے اس مغربیت اور غیر اسلامی تہذیب سے مرعوبیت کے پردہ کو اٹھائیں تو ان کو نظر آئے گا کہ تعلیم و ترقی ایک الگ چیز ہے، عریانیت اور نفس کی تسکین دوسری چیز۔

..

لکھنؤ کا مشہور و معروف خوشبودار، خوش ذائقہ، مفید صحت اور تمباکو خوردنی

رائل زردہ	اسپشل رائل زردہ	اکسٹرا اسپشل رائل زردہ
نمبر ۱۰۷ اور نمبر ۵۰۱		

ہمیشہ استعمال کیجئے

بنانے والے۔ رائل زردہ فیکٹری سعادت گنج لکھنؤ ۳

قرآن آپ سے مخاطب ہے

سورۂ فاتحہ

محمد الحسنی مدیر البعث الاسلامی

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

گذشتہ مضمون میں سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیات کا ترجمہ اور تشریح کی گئی تھی ـ الحمد للہ رب العالمین ہ الرحمٰن الرحیم ہ مالک یوم الدین اب اس کے بعد کہا گیا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں)۔ یہ آیت ان تمام صفات کے بعد آئی ہے جن کا ذکر اوپر گذرا ہے۔ خدا جو سارے جہان والوں کا پالنے والا، کھلانے والا، زندہ کرنے اور مارنے والا ہے۔ بہت رحم کرنے والا اور بے حد مہربان اور قیامت کے دن کا مالک و مختار ہے۔ صرف اس خدا کی عبادت نہ کی جائے گی اور صرف اسی سے استعانت نہ طلب کی جائے گی تو کس سے کی جائے گی ـ کیا ان سے جن کے متعلق قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ وہ ایک مکھی تک کو نہیں ہٹا سکتے، نفع نقصان پہونچانا تو بڑی بات ہے، یا ان سے جن کو خود اپنا مستقبل معلوم نہیں، ان ڈوبتے ابھرتے ہوئے ستاروں سے جن کی نفی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لا احب الآفلین کر دی۔

ان تین آیات کے بعد جب انسان کا ذہن اس حقیقت کو قبول کرنے کے لئے بالکل تیار اور آمادہ ہو جاتا ہے۔ سورۂ فاتحہ کی آیت اس کے سامنے آتی ہے اور عبادت اور استعانت کے ان تمام رشتوں کو یک لخت قطع کر دیتی ہے جن کا تعلق ماسوا اللہ سے ہے۔

غور سے دیکھئے تو نظر آئے گا کہ انسانی زندگی صرف عبادت اور استعانت کا نام ہے .... اگر ان دونوں چیزوں میں اس کا تعلق اس پاک اور بلند و برتر ہستی سے ہو جائے جس کے قبضہ قدرت میں سارے آسمان و زمین کی کنجیاں ہیں تو پھر اس کی آزادی اور بلندئ پرواز اور اس کی بے خوفی اور یقین و اعتماد اور اس کی قربانی و سرفروشی کی بھی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ ایَّاکَ کہ کر عبادت کی تمام قسموں کو اس میں سمیٹ لیا گیا ہے لیکن اسی پر اکتفا نہیں کی گئی۔ استعانت کے ذکر میں ایاک کہہ کر استعانت کی تمام قسموں کو (خواہ وہ تمہوں سے استعانت ہو، خواہ بزرگوں ولیوں اور ان کے مزارات و مقابر کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنے کا عقیدہ ہو، کسی سلطان، بادشاہ، وزیر اور حاکم وقت کو ہر چیز کا مالک و مختار سمجھنے کی غلامانہ ذہنیت ہو) بالکل ختم کر دیا گیا ہے۔ عبادت بھی خدا کی اور استعانت بھی خدا سے اور کس خدا سے؟ سہ

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے اک وہی ہے حکمراں باقی بتان آذری

وہ خدائے واحد رب العالمین، رحمٰن و رحیم، مالک یوم الدین جس کے لئے ہر اذان اور نماز میں اللہ اکبر کا بار بار اعلان کیا جاتا ہے تاکہ یہ عقیدہ دل کا سچا حال اور جذبہ بن جائے۔

حدیث کی روشنی میں

ارشادات رسول

امۃ اللہ تسنیم صاحبہ

صبر کی فضیلت

حضرت ابو مالک رضؓ بن عاصم الاشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طہارت نصف ایمان اور الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے اور "سبحان اللہ" و "الحمد للہ" بھر دیتے ہیں۔ جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور نماز نور ہے۔ صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن حجت ہے تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف ہر شخص ہر روز اپنے نفس کا سودا کرتا ہے یا تو اس کو آزاد کر لیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (مسلم)

صبر سے زیادہ کسی چیز میں بھلائی کی گنجائش نہیں

حضرت ابو سعیدؓ سعد بن مالک بن سنان الخدری سے روایت ہے کہ چند انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ نے ان کو دیا پھر انھوں نے مانگا۔ پھر آپ نے دیا۔ یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا سب دے دیا۔ پھر فرمایا میں تم سے کچھ اٹھا نہیں رکھتا جو خود دار رہنا چاہے گا اللہ اس کو خود دار رکھے گا اور جو استغنا چاہے گا اللہ اس کو غنی کرے گا

اور جو صبر کرے گا اس کو صبر دے گا اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع نہیں دی گئی ۔ (بخاری و مسلم)

صبر و شکر

صہیبؓ بن سنان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی خوب ہے یہ مومن کی خصوصیت ہے جب اس کو خوشی یعنی خوش بختی ہے ۔ تو شکر کرتا ہے پس اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور جب مصیبت یا بدبختی ہے تو صبر کرتا ہے ۔ تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا ہے (مسلم)

مرض وفات کی بے چینی اور صبر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے اور آپ کو بے چینی ہوئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا میرے والد کیسے بے چین ہیں ۔ آپ نے فرمایا اس کے بعد تمہارے والد کبھی بے چین نہ ہوں گے جب آپ کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا اے باپ آپ اپنے رب کی دعوت کو قبول کیا ۔ اے باپ جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے اے باپ ہم جبرئیل کو آپ کی وفات کی خبر دیں گے ۔ جب آپ دفن کئے گئے تو حضرت فاطمہؓ نے لوگوں سے کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے اچھا لگا (بخاری مسلم)

طب نبوی "حدیث شریف کی روشنی میں علاج ۔ ایک بہترین کتاب ہے دوا کی دوا ثواب کا ثواب ۔ قیمت صرف ۲/۵۰ ۔ مکتبہ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ سے طلب کیجئے

مُناجات

مولانا سید فخرالدین خیالی

تو ہادی تو ہی مضل بھی ہے تو مضل بھی تو ہی ہادی ہے
تو منجی تو ہی مہلک ہے تو مہلک تو ہی منجی ہے
تو محیی تو ہی ممیت بھی ہے تو ممیت ہے تو ہی محیی ہے
تو مبدی تو ہی معید بھی ہے تو معید ہے تو ہی مبدی ہے
تو معطی تو ہی مانع ہے تو مانع تو ہی معطی ہے

تو معز بھی ہے اور مذل بھی ہے تو رضا ہے تو ہی نافع ہے
تو راہ نما رہ گم فرما تو بلاد تو ہی دافع ہے
تو مفرق تو ہی جامع ہے تو خافض تو ہی رافع ہے
تو قابض تو ہی باسط ہے تو شافی تو ہی شافع ہے
تو معطی تو ہی مانع ہے تو مانع تو ہی معطی ہے

تو رحیم بھی ہے قہار بھی ہے تو حلیم بھی ہے جبار بھی ہے
تو ظاہر بھی تو باطن بھی تو کاشف تو ستار بھی ہے
تو اول بھی تو آخر بھی تو کریم بھی ہے کرتار بھی ہے
تو غنی بھی تو مغنی بھی ہے دانندۂ کل اسرار بھی ہے
تو معطی تو ہی مانع ہے تو مانع تو ہی معطی ہے

تو رحیم بھی ہے رحمان بھی ہے سبوح بھی ہے سبحان بھی ہے
تو علیم بھی ہے علام بھی ہے تو دلیل بھی ہے دیان بھی ہے
تو فاتح بھی فتاح بھی ہے ذوالمنن بھی ہے منان بھی ہے
تو رازق بھی رزاق بھی ہے تو حامی تو حنان بھی ہے
تو معطی تو ہی مانع ہے تو مانع تو ہی معطی ہے

تو نصیر بھی ہے اور ہے ناصر تو کبیر بھی ہے اور ہے اکبر
تو قدیر بھی ہے اور قادر دارائے جہاں بھی اور داور
تو صبور بھی ہے اور ہے صابر غمخوار خستہ حالی مضطر
ہر راز سے واقف اور ماہر ہر دم کا رقیب نوازِ شگر
تو معطی تو ہی مانع ہے تو مانع تو ہی معطی ہے

★

دوسری قسط

سید احمد شہیدؒ

اور ان کا

طریقۂ اصلاح

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

اب ہم سید صاحبؒ کے طریقہ کی چند خصوصیات لکھتے ہیں۔ اور اہل ذوق کو صراط مستقیم کے مطالعہ کا مشورہ دیتے ہیں جو نہ صرف علم و سلوک بلکہ معارف و حقائق کا بھی بہت بڑا خزانہ ہے۔

۱۔ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس زمانے میں اللہ کے یہاں آپ کا طریقہ سب سے زیادہ مقبول تھا، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی ان دیار مشرقیہ میں اسی میں منحصر تھی۔ چنانچہ حاجی عبدالرحیم صاحب ولائتی جو اپنے وقت کے جلیل القدر شیخ اور سالک سلسلہ چشتیہ میں بیعت مجاز تھے اور آپ کے سیکڑوں، ہزاروں مرید تھے۔ فرماتے تھے کہ مجھے کسی سے سلوک میں رجوع کی ضرورت نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اسی میں پاتا ہوں کہ میں سید صاحب سے بیعت ہو جاؤں۔

ایک مرتبہ سید صاحب نے فرمایا کہ آج اللہ نے مجھے بے حد احسانات سے نوازا

مجھے تمام میرے معاصرین و اسلاف میں سرفراز و ممتاز فرمایا اور فرمایا کہ جو تم سے بیعت کرے گا اس کو دنیا و آخرت کے مکروہات سے محفوظ اور اپنی رضامندی اور انعام سے محظوظ کروں گا۔ میں نے عرض کی کہ اے کریم میری آرزو ہے کہ میرے آباؤ اجداد کو بھی میری بیعت میں داخل فرما کر ان عنایات کا مستحق بنا۔ اللہ نے میری یہ درخواست منظور فرمائی۔

۲۔ دوسری خصوصیت مشائخ و علماء میں مقبولیت ہے چنانچہ ہندوستان کا کوئی خانوادہ اور کوئی سلسلہ نہیں ہے جس کے اکابر نے سید صاحب کے سامنے سر عقیدت نہ جھکایا ہو اور آپ سے استفادہ نہ کیا ہو، سلسلہ چشتیہ، صابریہ کے دو نامور شیخ حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتی اور آپ کے خلیفہ میاں جی نور محمد صاحب جھنجھانوی آپ سے بیعت ہوئے اور آپ کے رنگ میں رنگ گئے۔ حاجی صاحب بیعت کے بعد ہمیشہ خدمت میں رہے یہاں تک کہ بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔ اس سلسلہ کے دوسرے حضرات مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی، مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی اور ان کی جماعت کا تعلق تو آپ سے ایسا تھا جیسا کہ عاشق کو معشوق سے ہوتا ہے۔ شاہ ابوسعید صاحب جو خاندان نقشبندیہ مجددیہ کے سلسلۃ الذہب کا ضروری حلقہ اور حضرت شاہ غلام علی صاحب کے خلیفہ تھے۔ عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے اور استفادہ کیا۔ سلسلہ قادریہ کے مشہور شیخ سید صبغۃ اللہ ابن سید محمد راشد نے جن کا سلسلہ سندھ میں بہت مشہور و معمور ہے۔ آپ سے استفادہ کیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کی حیات میں آپ کے خاندان کے اہل علم و فضل نے آپ سے بیعت کی۔ مولانا اسمٰعیل صاحب مولانا عبدالحئی صاحب

٥٦٣٤٦

مولانا محمد یوسف صاحب پھلتی کے علاوہ شاہ اسحاق صاحب، مولانا یعقوب صاحب نے استفادہ اور باطنی تعلیم حاصل کی، اس کے علاوہ تمام مشائخ و علماء آپ کی عظمت مقبولیت، آپ کے طریقہ کی رفعت و فضیلت آپ کی محبت اور آپ سے عقیدت پر متفق العقیدہ اور متفق اللسان ہیں اور آپ کی محبت اہلسنت و صحیح الخیال جماعت کا شعار و علامت بن گئی ہے۔ وہی کہنا بالکل صحیح ہوگا جو بعض اہل علم نے آپ کے ہم نام امام احمد کے متعلق کہا ہے "جب تم کسی کو دیکھو کہ اس کو احمد بن حنبل سے محبت ہے تو سمجھ لو کہ وہ سنت کا متبع ہے۔" ایک دوسرے عالم کا قول ہے۔

"جس کو تم احمد بن حنبل کا ذکر برائی سے کرتے سنو اس کے اسلام کو مشکوک نظر سے دیکھو۔"

والد مرحوم نے اپنے سفر میں تمام مشائخ وقت سے ملنے کے بعد لکھا ہے کہ "جتنے مشائخ ہیں وہ اسی سلسلہ کو مقدم جانتے ہیں۔"

۳۔ تیسری خصوصیت آپ کی عجیب و غریب تاثیر اور انوار و برکات ہیں۔ حاجی عبدالرحیم صاحب ولایتی باایں جلالت قدر و کمال روحانی فرماتے ہیں کہ:۔

"جب مجھ کو حضرت سے بیعت نہ تھی اور اپنے مشائخ کے طور و طریق پر تھا چلہ کشی کرتا تھا۔ جو کی روٹی کھاتا تھا۔ موٹے کپڑے پہنتا تھا۔ صدہا میرے مرید تھے۔ اور جو درویشی کا طالب میرے پاس آتا اس کو تعلیم کرتا تھا۔ اور کسی سے کچھ غرض نہیں رکھتا تھا۔ جو کوئی اپنے مطلب کے لئے دو چار کوس یا دو ایک منزل لے جانے کی درخواست کرتا لوجہ اللہ فی اللہ چلا جاتا۔ اور میری نسبت کا یہ طور تھا کہ اگر آدھ کوس یا کوس بھر سے کسی پر توجہ کی نظر ڈالتا تو اسی جگہ اس کو حال آجاتا۔ اور بعض بعض

باتیں مجھ میں اس سے بڑھ کر تھیں اور میں اپنے اس حال میں بہت خوش تھا اور میرے مریدوں میں بعض بعض صاحب تاثیر تھے. باوجود ان سب باتوں کے حبیب اللہ تعالےٰ نے سید صاحب کو سہارنپور پہونچایا اور مجھ سے ملایا اور مجھ کو توفیق دی کہ میں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت اور ان کا طریقہ دیکھا اس وقت اپنے نزدیک مجھ کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو میری موت بُری ہوتی، پھر میں نے اپنے سب مریدوں سے کہا کہ اگر تم اپنی عاقبت بخیر چاہتے ہو تو اب دوسری مرتبہ ان سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر و یا اس عقیدہ سے میرے ہی ہاتھ پر بیعت کرو. اور جو نہ کرے گا وہ جانے ایں نے آگاہ کردیا ہے، اس کا مواخذہ قیامت کے روز مجھ سے نہیں. پھر سب نے دوبارہ بیعت کی. سو میں نے تمام اس عیش و آرام اور ناموس و نام کو ترک کر کے سید صاحب کے یہاں کی محنت و مشقت، تنگی و کلفت اختیار کی. انٹیں بھی بناتا ہوں، دیوار بھی اٹھاتا ہوں، گھاس بھی چھیلتا ہوں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کاروبار کی بدولت جو نعمت دی اور خیر و برکت عطا کی اس کے دسویں حصہ کے برابر ان معاملات (سابقہ) کی تمام خیر و برکت کو نہیں پاتا ہوں. اگر ایسا نہ ہوتا تو اس راحت کو چھوڑ کر یہ محنت کیوں اختیار کی

میاں محمد حسین صاحب فرماتے ہیں کہ:

"حضرت امیر المومنین میں ایسا تصرف تھا کہ ایک صحبت میں اندرونی کیفیت متغیر ہو جاتی، چنانچہ جس وقت میں نے بیعت کی اس وقت مجھ پر انبساط چوبہ منکشف ہو گیا۔ میں نے اپنے وجود کو دیکھ لیا. اور دو چار دن

کے بعد جس وقت دل میں نظر ڈالتا تھا سید صاحب ہی سید صاحب نظر آتے تھے.

نیز فرماتے ہیں،

"ہمارے حضرت کے ہاتھ پر جس نے بیعت کی وہ ولی ہے اور جو ان کی صحبت میں بھی رہا اس کا درجہ کسی اوتاد و ابدال سے کم نہیں ہے"

حضرت کا ایسا تصرف تھا کہ جس نے ان کے دست مبارک پر بیعت کی اسی وقت اس کو فنائی الوجود کا مرتبہ حاصل ہو جاتا تھا. اور تھوڑی دیر کے بعد یا دو چار دن کے بعد استعداد کے موافق فنائی الشیخ ہو جاتا تھا۔

(باقی آئندہ)

FORM_ IV

(SEE RULE ____ 8)

مقام اشاعت: ۳/۷ گوئن روڈ لکھنؤ

وقفہ اشاعت: ماہانہ

پرنٹر، پبلشر، ایڈیٹر، پروپرائٹر: محمد ثانی حسنی

قومیت: ہندوستانی

پتہ: ۳/۷ گوئن روڈ لکھنؤ

میں محمد ثانی حسنی بذریعہ تحریر اطلاع کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و اعتماد کی حد تک صحیح ہیں۔

دستخط پبلشر: محمد ثانی حسنی

دفتر رضوان گوئن روڈ لکھنؤ

زاد سفر ــــ (ہندی)

اگر آپ کا لڑکا اردو نہیں جانتا صرف ہندی پڑھتا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں جانے تو اس کے لئے زاد سفر حصہ اول ہندی مہیا کیجئے۔ قیمت بارہ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام ۳/۷ گوئن روڈ لکھنؤ

نعت

طلوعِ آفتابِ نورِ وحدت کا زمانہ ہے
خدا کا فضل ہے عہدِ ولادت کا زمانہ ہے

جہاں میں محسنِ انسانیتؐ کی آمد آمد ہے
زبان و دل سے اظہارِ مسرّت کا زمانہ ہے

شعورِ آدمیّت جس نے بخشا اہلِ دنیا کو
اسی پیغمبرِ رشد و ہدایت کا زمانہ ہے

وہ جس کے بعد آئے گا نہ اب کوئی بھی پیغمبر
اسی ختم الرسل مہرِ نبوّت کا زمانہ ہے

نفاق و بغض و دیرینہ عداوت چھوڑ بھی ہمدم
کہ اب اخلاص و تجدیدِ محبّت کا زمانہ ہے

رہے گی اب نہ ظلم و جور کی وہ گرم بازاری
بفیضِ احمدِ مرسلؐ عدالت کا زمانہ ہے

ملے گا ان دنوں انکے کرم سے جو بھی مانگو گے
یہی تو اصل میں بارانِ رحمت کا زمانہ ہے

وہ جس کے اسوۂ حسنہ کا آئینہ ہے خود قرآں
اسی قرآنِ ناطق کی شریعت کا زمانہ ہے

پکارا جس کو رب نے رحمۃ للعالمین کہہ کر
اسی رحمت سراپا کی نبوّت کا زمانہ ہے

جہاں سے عہدِ کفر و شرک کا اب خاتمہ سمجھو
علمبردار وحدت کی قیادت کا زمانہ ہے

طفیل اپنا بھی دامن بھر لے فیضانِ رسالت سے
کہ یہ طغیانیِ دریائے رحمت کا زمانہ ہے

(طفیل احمد مدنی)

مطالعہ کی میز سے

(قاضی اطہر مبارکپوری)

بدگمانی کا موقع نہ دو! ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے، میں رات کو آپ کی ملاقات کے لئے آئی، جب میں واپس جانے کے لئے اٹھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرے ساتھ اٹھے تاکہ مجھے کچھ دور تک پہونچا دیں۔ باہر نکلے تو قبیلہ انصار کے دو آدمی گذر رہے تھے، وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر جلدی جلدی گذرنے لگے، آپ نے ان کو آواز دے کر ٹھہرایا اور فرمایا کہ یہ صفیہ بنت حُییؓ یعنی میری بیوی ہیں۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان میں اس طرح چلتا پھرتا ہے جس طرح خون چلتا پھرتا ہے، میں ڈرا کہ کہیں وہ تم دونوں کے دل میں کوئی برا خیال یا کوئی بات نہ ڈال دے[1]

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ تہمت کی جگہوں اور موقعوں سے بچتے رہو، یعنی ایسی جگہ نہ جاؤ جن سے لوگوں کو تمہارے بارے میں شک و شبہ ہونے لگے، اسی طرح ایسا کام نہ کرو جس سے دوسروں کو بدگمانی کا موقع ملے۔

اس واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی تعلیم دی ہے اور

[1] بخاری و مسلم

خود ایک موقع پر اپنے دو صحابی کے سامنے اپنے بارے میں صفائی پیش کی ہے حالانکہ حضرات صحابہ سوچ نہیں سکتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اجنبی عورت کے ساتھ رات میں کہیں جا سکتے ہیں۔ اس کے باوجود آپ نے صفائی پیش فرمائی۔ درحقیقت اسی تعلیم پر عمل ہے جس پر آپ نے عمل کرنے کی ہم کو تاکید فرمائی ہے، اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اپنے بارے میں کس قدر محتاط رہنا چاہیئے اور دوسروں کو شک و شبہ کا موقع اپنی طرف سے ہرگز نہیں دینا چاہیئے۔ تقویٰ طہارت ایک طرف ہے، اصولی بات پر عمل ضروری ہے۔ اپنے بارے میں ہم کیوں سوچیں کہ ہمارے کسی فعل سے لوگوں کو بدگمانی ہوگی۔ شیطنت سب کچھ کر سکتی ہے۔

یہ نفاق ہے: ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ ہم لوگ اپنے حاکم حکّام کے پاس جاتے ہیں تو ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں کہ وہاں سے نکل کر ان کے خلاف باتیں کرتے ہیں یہ کیا ہے؟ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس کو رسول اللہ صلی اللہ کے زمانہ میں نفاق میں شمار کرتے تھے[1]

یعنی حکّام کے پاس جا کر ان کی رعایت سے ایسی باتیں کرنا کہ باہر آکر ویسی باتیں نہ کرنا بلکہ ان کے خلاف کرنا منافقت ہے اور ایسا کرنے والے منافق ہیں، یہ شرعی اور دینی بات ہے، مگر ہمارے زمانہ میں اس کو سیاست، چالاکی اور عقلمندی سمجھا جاتا ہے، یعنی منافقت کا نام سیاست اور عقلمندی پڑ گیا ہے، ایسے سیاسی اور چالاک لوگ ہمارے اندر اچھی خاصی تعداد میں

[1] بخاری)

ہیں، جو ہمارے جلسوں، اجتماعوں اور مجمعوں میں بڑی ناصحانہ گفتگو کرتے ہیں مگر جب کسی اور جگہ اس موضوع پر بات کرنی ہوتی ہے تو ان کا رنگ کچھ اور ہی ہوتا ہے اور ایسی باتیں کرنے لگتے ہیں جیسے اُن کو ہم سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے، ایسے لوگ خود غرض اور مطلب پرست ہوتے ہیں، جہاں جاتے ہیں ماحول دیکھ کر ویسی ہی باتیں کرتے ہیں تاکہ ہر جگہ ان کی مقبولیت کا سکّہ چلتا رہے، حالانکہ ایسے دو رُخوں کو عوام و خواص سب اچھی طرح جانتے اور پہچانتے ہیں، اور ان کو کوئی وقعت نہیں دیتے ہیں، ایسے لوگوں میں چونکہ خود غرضی اور مطلب پرستی کی وجہ سے احساس و شعور کی لطافت و نزاکت نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگ چالاک اور کامیاب ہیں اور دوسرے لوگ احمق اور ناکام ہیں۔ نفاق کے نتیجہ میں ایسی ہی ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے۔

شریعت میں اضافہ نہ کرو: بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے سے ہرگز روزہ نہ رکھے، اِلّا یہ کہ کوئی آدمی اپنا روزہ رکھتا ہے تو وہ اس دن رکھے، اور بخاری و مسلم نے ہی حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، آپؐ روزہ سے تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم اُترو ہمارے لئے ستّو گھول کر تیار کرو، اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شام ہونے دیجئے۔

آپؐ نے فرمایا کہ تم اُترو ہمارے لئے ستّو گھول کر تیار کرو، پھر اس نے عرض کیا ابھی دن ہے۔ تو آپؐ نے پھر فرمایا کہ تم اُترو ہمارے لئے ستّو گھول کر تیار کرو، چنانچہ وہ اپنی سواری سے اُترا اور روزہ داروں کے لئے ستّو تیار کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا اور کہا کہ جب تم لوگ دیکھو کہ یہاں سے رات آنے لگی ہے تو روزہ دار کے افطار کا وقت ہو جاتا ہے، اور آپ نے اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا، ان دونوں حدیثوں میں بتایا جا رہا ہے کہ شریعت میں اپنی طرف سے زیادتی نہ کرو بلکہ جتنا حکم ہے اتنے ہی پر عمل کرو، رمضان سے دو ایک دن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں اگر کوئی نفلی روزہ رکھتا ہے یا قضا کا روزہ رکھتا ہے یا نذر کا روزہ رکھتا ہے یا اور کوئی روزہ رکھتا ہے تو وہ اس روزہ کو رکھے، مگر رمضان سے دو ایک دن پہلے روزہ نہ رکھے، اسی طرح جب افطار کا وقت ہو جائے تو فوراً افطار کرے، اپنی طرف سے دیر نہ کرے، حالانکہ بظاہر ان دونوں صورتوں میں احتیاط اور تقویٰ کی بات معلوم ہوتی ہے مگر ایسی احتیاط اور تقویٰ غلط ہے جو شریعت میں اضافہ کرے، پس جب شریعت کے بارے میں یہ حکم ہے تو غیر شرعی یا جائز اور مباح امور میں شدّت کرنے کا کیا حکم ہوگا؟ ظاہر ہے کہ یہ حرکت غلط در غلط ہوگی۔

نمازیوں کو نہ پھاندو: دور تک آگ کا دریا ہو، اس کے اوپر ایک پُل ہو، نیچے شعلے دہک رہے ہوں، آگ کی لپٹ اوپر کو اُٹھ رہی ہو اور آپ کو اس پُل پر سے گذرنے کو کہا جائے تو کیا آپ بلا تکلف اس پر سے گذرنے کے لئے فوراً تیار ہو جائیں گے؟ اور سلامتی کے ساتھ اس سے پار

ہو جائیں گے ؟

اگر ایسا نہیں ہوگا تو پھر کیوں مسجدوں میں نماز پڑھنے والوں اور صف میں بیٹھے ہوئے مصلیوں کو پھاند پھاند کر آپ یا کوئی دوسرا بھاگتا ہے، اس سے خود رکنا اور دوسروں کو روکنا اپنی خیر خواہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ نمازیوں کی گردنوں کو پھاندتے ہیں گویا وہ جہنم کا پُل پار کرتے ہیں، یہ اتنا بڑا گناہ ہے جس سے جہنم میں گرنے کا سخت خطرہ ہے اس کو معمولی بات نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ اگلی صف میں جانے کے لئے بیٹھنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو پھاند کر آگے بڑھتے ہیں اور بعض لوگ جماعت کے بعد باہر آنے کے لئے سجدہ کرنیوالوں کے اوپر سے گذرتے ہیں، ان کے سامنے سے گذرتے ہیں اور ان کے دائیں بائیں سے گذرتے ہیں۔ نمازی نماز کی حالت میں سخت ذہنی کوفت میں مبتلا ہوتا ہے کیونکہ یہ لوگ اس کی نماز سے غلط فائدہ اٹھاتے ہیں، اگر یہ لوگ دوسرے اوقات میں اس کے ساتھ یہ حرکت کریں تو اس کا مزا پا جائیں، اور فوراً لڑائی جھگڑا شروع ہو جائے، کیونکہ یہ بداخلاقی اور بدتہذیبی ہے پس مسجدوں میں اس طرح کی حرکت کرنا بہت ہی بُرا کام ہے۔ گویا جہنّم کا پُل پار کرنا ہے۔ اس سے پرہیز لازم ہے۔

پُرخطر جگہوں سے دُور رہو: غزوہ تبوک سے واپسی پر مدینہ کے راستہ میں مقام حجر آیا جہاں قوم ثمود آباد تھی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے تباہ و برباد کر دی گئی تھی اور اس پر سخت آندھی کا عذاب نازل ہوا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب پہونچے تو آپ نے صحابہ رضؓ سے فرمایا کہ ان عذاب میں گرفتار لوگوں کے دیار سے تم لوگ خوف کی وجہ سے روتے ہوئے جلدی سے گذر جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بے خوفی کے ساتھ یہاں سے گذرو اور تم پر وہی عذاب نہ اُتر جائے جو قوم ثمود پر اُترا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرۂ مبارک کو چُھپائے ہوئے اس وادی سے جلد گذر گئے¹

جن بستیوں پر طغیان و عدوان اور عصیان کی وجہ سے تباہی و بربادی آئی اور جہاں کے لوگ عیش و عشرت اور مال و دولت میں پڑ کر عیاشی و فحاشی میں مبتلا ہو گئے اور اپنے کیفر کردار کو پہونچے، ان کی ویران بستیوں اور برباد آبادیوں سے دور ہی رہنا چاہیئے، کیونکہ وہاں عذاب الٰہی کا ظہور ہوا ہے۔ اس سے دور رہنے ہی میں سلامتی ہے۔ اسی طرح جن گھروں اور مکانوں پر ان کے مکینوں کی شرارت سے تباہی آئی ہے ان میں نہیں رہنا چاہیئے بلکہ ان سے دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے جب تم کوئی زمین یا مکان خریدو تو دیکھ لو اس میں پہلے کیسے لوگ رہتے تھے اور ان کا کیا انجام ہوا ہے، اس کے بعد اسے خریدو، یا اس میں رہو سہو۔

جہالت کی ایک مثال: حکیم ناصر خُسرو علوی نے لکھا ہے کہ میں حرآن کے بعد قرول نامی ایک شہر میں پہونچا جہاں ایک نوجوان نے ہم کو اپنے یہاں مہمان بنایا جب ہم لوگ اس کے گھر پہونچے تو ایک ساٹھ سالہ عرب بدوی آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ مجھے قرآن سکھا دو، میں نے اس کو "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" کی سورہ پڑھانی شروع کی، جب میں نے اس کو "مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ" پڑھایا تو اس نے اس میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی طرف سے "أَرَأَيْتَ النَّاس" پڑھا،

¹ بخاری و مسلم

میں نے بتایا کہ یہ سورہ اس سے زیادہ نہیں ہے، اس کے بعد اس بدوی نے پوچھا کہ سورہ "نقالۃ الحطب" کون سی ہے؟ یعنی اس کو اتنا بھی معلوم نہیں تھا کہ "سورہ تبت یدا" میں "حمالۃ الحطب" ہے نہ کہ "نقالۃ الحطب"، اس ساٹھ سالہ بوڑھے عرب بدو کو میں اس رات "سورۃ الناس" پڑھانی چاہی مگر وہ بیچارہ نہ پڑھ سکا۔[2]

یہ کوئی ایسا نادر اور نایاب تاریخی واقعہ نہیں ہے جسے بیان کیا جائے، بلکہ یہ المناک اور تلخ حقیقت آج بھی پائی جاتی ہے اور بہت سے بوڑھے ایک سورہ بھی پڑھنا نہیں جانتے، قرآن کی سورہ تو دور کی بات ہے، کلمہ اسلام تک نہیں جانتے ہیں۔ اللہ بھلا کرے تبلیغی جماعت والوں کا کہ یہ بیچارے گاؤں گاؤں گھوم کر ایسے بدنصیب مسلمانوں کو کلمہ پڑھاتے پھرتے ہیں اور دین کی موٹی موٹی باتیں جو ان کو اب تک معلوم نہیں ہیں بتاتے ہیں۔ اگر ایسے بوڑھوں کی بستیوں میں کوئی مدرسہ یا دینی مکتب رہا ہوتا اور بچپن میں وہ اس میں سال دو سال گذارے ہوتے تو یقین جانو کہ ان کا یہ برا حال نہ ہوتا۔ یہی مولوی جگہ جگہ مدرسہ اور مکتب جاری کر کے دربدر چندہ کی رسید لئے پھرتے ہیں اور اس کے عوض نہایت حقیر تنخواہ لے کر مسلمانوں کی علمی اور دینی خدمت کرتے ہیں اور تم کو ان کی صورت دیکھ کر بدگمانی پیدا ہوتی ہے کیونکہ تم نے جہالت اور لاعلمی میں پرورش پائی ہے۔

آپ کا بڑا تعاون یہ ہوگا کہ جب ختم چندہ کی اطلاع دی جائے تو آپ اپنا چندہ بھیج دیں ورنہ ایک خط لکھ دیں خریداری نمبر لکھنا کسی حال میں نہ بھولیں۔

[2] سفرنامہ حکیم ناصر خسرو ص ۱۱

غزل

ہارون الرشید الندوی

دنیا نے حقیقت کو دیا رنگ فسانے کا
پتھر کا جواب آیا، آئینہ دکھانے کا
شعلہ کوئی بنتا ہے بن جائے تو اچھا ہے
موقع تو ملے ہم کو اشکوں سے بجھانے کا
تپ تپ کے ہوئے کندن الفاظ جو سینے میں
نکلیں تو بنیں گے وہ عنوان زمانے کا
پیرانِ حرم نے بھی کھالی ہے قسم یہ کہ
کعبہ میں کریں دھندہ تصویر بنانے کا
سر بزم جفاؤں کو جب دیکھ کر چیخ اٹھا
الزام لگا مجھ پر آواز اٹھانے کا
منزل بھی رشید اسوقت چومے گی قدم تیرے
معلوم نہ ہو تجھ کو جب اپنے ٹھکانے کا

٣٦٠٥
٥٦٣٢٦
١١٧

کان والو سن لو!

کان کے جملہ امراض، کم سننا، کانوں سے سائیں سائیں دھم دھم سیٹی بجنے کی آوازیں آنا یا پیپ خون مواد بہنا۔ زخم، ورم، درد، خشکی کھجلی کانوں کا بھاری پن سنسناہٹ اور بخار وں کے بعد کا کم سنائی دینا وغیرہ امراض کے لئے بہترین دوا "کان رکشک" قیمت :- 6/ روپے محصولڈاک 4/ روپے الگ، دوا مریض کے حالات کے مطابق اپنے مکمل حالات لکھیے۔

پتہ: منیجر بھیشم فارمیسی رجسٹرڈ (R.L.) ہردوار (انڈیا)

ماہِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از: (ہارون رشید صدیقی)

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وہ ذات جس کے سبب کائنات کی تخلیق ہوئی، چاند و سورج کیا ہر منور چیز میں اسی کا نور ہے اور جس طرح اللہ کی حمد و ثنا کما حقہ محال ہے اسی طرح اس کے رسولؐ کی تعریف بھی جیسا کہ اس کا حق ہے ناممکن ہے، بس یہی کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے بعد بس اسی ذات کا درجہ ہے۔

انہی اللہ کے محبوب و مقبول نبیؐ، ہم سب کے آقا و مولا فداہ ابی و امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اسی ربیع الاوّل کے مہینہ میں ہوئی، مشہور تاریخ تو ۱۲ ہے لیکن تحقیق کرنے والوں نے ۹ بیان کی ہے دن دوشنبہ سب نے کہا ہے۔ یہ مہینہ آتے ہی تمام امّت محمدیہ میں خوشی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور یہ خوشی میلاد النبی کے نام سے لاکھوں جلسوں میں ظاہر ہوتی ہے، بے شک آپ سے محبّت و تعلق کا تقاضا ہے کہ آپ کا ہر امتی شرک کو چھوڑ کر ہر کچھ کر گزرنے کے لئے تیار و آمادہ ہو جائے، لیکن

ذرا سوچنے کی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا کیا مقصد تھا۔ آپ نے تو اپنے عاشقوں، محبّوں، چاہنے والوں اور ماننے والوں کو زندگی کا ایک لائحہ عمل عطا فرمایا ہے، جس کو ہم شریعت کہتے ہیں، لہذا ہم کو اپنے تمام جلسوں کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ہمارے جلسے کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف تو نہیں ہیں۔

یاد رکھئے وہ چیزیں جن کو ہمارے حضورؐ نے منع فرمایا ہے اگر وہ ہمارے جلسوں میں پائی گئیں تو ہم سے نہ اللہ راضی ہوگا نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے۔ لہذا محبّت کے تقاضے سے اپنی ہر چاہت کا پورا کرنا کسی طرح صحیح نہیں، ہم کو چاہیئے کہ ہم جلسے کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تعلیمات کو عام کریں لیکن اپنے ہر ہر عمل سے اپنے آقا کی اتباع اور پیروی کا نمونہ بھی پیش کریں۔ ورنہ جب حضور کا سامنا ہوگا تو شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو اپنے محبوب کی سچی محبّت عطا فرمائے اور آپ کی پیروی ہی میں زندگی گزارنا نصیب فرمائے۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذرہائے من پذیر
یا اگر بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفےٰ پنہاں بگیر

افتتاح شعبۂ خواتین کا

کامیاب اور مثالی جلسہ

محمد نقی فاروقی مشیر شعبۂ خواتین

شعبۂ خواتین کا دینی تعلیمی کونسل یوپی کا افتتاحی جلسہ تعلیم گاہ نسواں انٹر کالج لکھنؤ میں ۶ فروری کو ۲ بجے دن میں منعقد ہوا جس میں بظاہر کسی دلچسپی کا انتظام نہیں تھا بلکہ دینی تعلیمی مہم کو خواتین میں رواج دینے کے لئے دعوت دی گئی تھی لیکن اپنی نوعیت کا یہ ایک پہلا جلسہ ہونے کے باوجود پانچ سو سے زائد مقامی اور بیرونی حضرات اور ایک ہزار سے زائد خواتین نے بڑی گرمجوشی اور دلچسپی کے ساتھ شرکت کی۔

آغاز جلسہ: عفت فاطمہ تعلیم گاہ نسواں نے تلاوت کی جس کے بعد چھوٹی چھوٹی، بھولی بھالی، اسلامی لباس میں ملبوس بچیوں نے بڑی جسارت اور خوش الحانی کے ساتھ حمد، نعت، مکالمہ، اجتماعی دعا اور اجتماعی ترانہ ایسے پُراثر اور چاق وچوبند انداز سے پیش کئے کہ نئی روشنی اور آزادی پسند حضرات اور خواتین بھی بہت متاثر ہوئیں۔ یہ بچیاں مدرسہ اصلاح الاطفال، تعلیم گاہ نسواں، مدرسہ دین عظیم چاند گرلس اسکول اور مدرسہ نور الاسلام کی طرف سے پیش کی گئیں علاوہ ازیں مدرسہ بنات وغیرہ مدراس کی بچیاں بھی اچھی تیاری کے ساتھ آئی تھیں لیکن وقت کی تنگی کے باعث شعبۂ خواتین نے اپنے مدرسہ کی بچیوں کو ہی پیش نہیں کیا جن کی دل شکنی کا افسوس رہا اور معذرت کرنی پڑی۔

کارروائی: قاری محمد عمر صاحب کی وجد آفریں تلاوت کے بعد مولانا محمود الحسن صاحب سکریٹری دینی تعلیمی کونسل نے مولانا عبدالماجد دریابادی، پروفیسر رشید احمد صدیقی علی گڑھ اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صدر دینی تعلیمی کونسل کی ماموں زاد بہن کے انتقال پر تعزیتی تجویز پیش کی اور حاضرین نے دعائے مغفرت کی۔

ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین قریشی رکن دینی تعلیمی کونسل اور شعبۂ خواتین کے روح رواں نے شعبہ کے مقاصد، پروگرام، طریقہ کار اور تعاون کے طریقوں پر روشنی ڈالتے ہوئے متنبہ کیا کہ وقت کا دھارا ہمارے بالکل خلاف ہے گھروں کا ماحول ناسازگار اور اسکولوں میں دینی تعلیم و تربیت کا بڑا فقدان ہے، لہٰذا ہماری خواتین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت، تہذیب اور زبان کا تحفظ کریں جبکہ مردوں کو معاشی مصروفیات سے فرصت نہیں۔ شعبۂ خواتین کا آغاز اسی مقصد سے کیا گیا ہے کہ پورے صوبہ میں خواتین میدان عمل میں آئیں اور اپنے بچوں کے دین و ایمان پر قائم رہنے کے لئے اپنے اپنے محلوں اور مسجدوں میں دینی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔

صدر جلسہ قاضی عدیل عباسی صاحب جنرل سکریٹری دینی تعلیمی کونسل یوپی نے تمام حاضرین مرد اور خواتین کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ اسکولوں میں ہمارے بچوں اور بچیوں کے اسلامی عقائد پر جو غیر اسلامی اثرات مرتب ہو رہے ہیں ان کے لئے اپنے آزاد اور خودکفیل مکاتب اور اسکول زیادہ سے زیادہ

قائم کئے جائیں اور سب سے پہلے قرآن شریف اور ضروری دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

مولانا محمود الحسن صاحب سکریٹری دینی تعلیمی کونسل نے اپنی تقریر میں زور دیا کہ خواتین کے تعاون کے بغیر دینی تعلیمی مہم اس حد تک کامیاب نہیں ہو سکتی جتنی ضرورت ہے۔ اسوقت تک نو ہزار سے زائد مکاتب اور اسکول صوبہ میں قائم ہو چکے ہیں لیکن بچیوں کے لئے خاص طور سے ضرورت ہے کہ خواتین دینی تعلیمی جد وجہد میں مردوں کے دوش بدوش کام میں تعاون اور مدد کریں اور معاشرہ میں خدا ترسی، انصاف، دیانتداری، حسن اخلاق اور اتحاد کو فروغ دیں۔

تقابل جد وجہد: محمد نقی فاروقی صاحب مشیر شعبۂ خواتین نے "وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ" تلاوت فرمانے کے بعد پر زور اور دردمندانہ انداز میں تقابل پیش کیا کہ دنیاوی مقاصد مثلاً انتخابات کے سلسلہ میں لاکھوں مرد و عورت رات دن ایک کئے ہوئے ہیں نہ کھانے کی پرواہ نہ گھر کا خیال حالانکہ کامیابی موہوم ہے لیکن ہم اللہ کے دین کے حامل اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اور اطاعت کے دعویدار ہوتے ہوئے اپنی زندگی کے اصل مقصد اور ذمہ داری کو فراموش کئے ہوئے ہیں جس طرح ایک امیدوار اپنے ورکر کی قدر کرتا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کی دعوت دینے والوں کو اس آیت میں بڑے پیار اور قدردانی سے نوازا ہے ہم آخری نبی کی امّت ہیں اور دین و ایمان کی دعوت ہمارے ذمہ ہے۔ اسلامی تعلیمات ہی فلاح دارین کا ذریعہ ہیں۔ خانگی زندگی میں نافرمانی، بے حیائی، بے راہ روی اور دین بیزاری اسلامی تعلیمات کی ناقدری کا نتیجہ ہیں۔ اسی طرح ملکوں اور قوموں اور حکومتوں کو جن مشکلات کا سامنا ہے اور جن مسائل کا حل تلاش کرنا دشوار ہے ہم اسلامی تعلیمات پر گامزن ہو کر دنیائے انسانیت کے سامنے وہ نمونہ پیش کر سکتے ہیں کہ جو شمع ہدایت بن سکتا ہے اور قوموں کو اسلام کی تعلیمات کی قدردانی پر آمادہ کر سکتا ہے۔

آخر میں مولانا محمد ہاشم میاں فرنگی محلی نے باہر سے مردوں اور عورتوں کا شکریہ ادا کیا اور پردہ کے اندر سے بیگم سید اصغر حسین صاحب ایڈوکیٹ صدر شعبۂ خواتین نے لاوڈ اسپیکر پر خواتین اور تمام حضرات اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ بیرونی خواتین سیتا پور، فیض آباد، رائے بریلی اور فتح پور وغیرہ سے کافی تعداد میں تشریف لائیں اور جلسہ کی کارروائی سے پہلے شعبۂ خواتین کی اراکین اور مجلس استقبالیہ کی اراکین کے ساتھ ایک خصوصی میٹنگ میں شریک رہیں جو دینی تعلیمی مہم کو چلانے کے لئے کی گئی تھی۔ اب تک کے کام کی رپورٹ بیگم ڈاکٹر قریشی سکریٹری شعبہ خواتین نے اور تعاون کی اپیل بیگم ریاض احمد شاہ (صفیہ ریاض صاحبہ) ناظم شعبہ خواتین نے پیش کی اور اغراض و مقاصد اور طریقہ کار سے روشناس کرایا۔

معاونین: جلسہ کے انتظامات میں نور الاسلام اسکول کی معلمات اور طالبات کے اہتمام سے ایک چائے کا اسٹال بھی لگا اور ان کے علاوہ سلمیٰ بانو آفس انچارج شعبۂ خواتین اور بیگم عثمان، بیگم ڈاکٹر اکمل شمسی بیگم حاجی ظہیر وغیرہ مقامی خواتین نے بڑی گرم جوشی سے تعاون کیا۔

عام تاثر: موجودہ خدا فراموشی کے دور اور روحانیت و اخلاق سے یکسر خالی نظام تعلیم کے مقابلہ میں شعبۂ خواتین دینی تعلیمی کونسل کی ابتدائی جد وجہد کے اچھے اثرات محسوس ہوئے مقامی اور بیرونی خواتین اور دیگر حضرات نے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا اور تعاون کا یقین دلایا۔